بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جن لوگوں میں نماز پڑھنے کے باوجود بُرائیاں قائم رہتی ہیں، ان کی نمازیں صرف ظاہری نمازیں ہوتی ہیں وہ اس کی رُوح کو نہیں سمجھتے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 20 جنوری 2017ء کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہم میں سے کون نہیں جانتا کے مسلمانوں پر نماز فرض ہے قرآن مجید میں متعدد جگہ نماز کی اہمیت مختلف حوالوں سے بیان کرکے اس طرف توجہ دلائی گئی ہے، آنحضرت ﷺ نے بھی فرمایا ہے کہ نماز عبادت کا مغز ہے، بلکہ آپ ﷺ نے یہاں تک فرمایا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو کفر اور شرک کے قریب کر دیتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے نماز کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ پھر بچوں کی بھی نماز کی عادت بنانے کے بارے میں تلقین کی اور فرمایا کہ اگر بچے اپنے اجلاسوں یا مختلف ذریعوں سے یہ حدیث سن لیں، لیکن گھر میں وہ اپنے باپوں کو نمازوں کا پابند نہ دیکھیں تو ان پر کیا اثر ہو گا۔ یقیناً ایسے باپوں کے بچے یہ خیال کریں گے کہ اس حکم کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ بچوں کی دنیاوی ترقی کے لئے تو ماں باپ فکر کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں لیکن جو اصل فکر کا مقام ہے اس کی پرواہ بھی نہیں ہوتی۔ پھر ایک موقع پر باجماعت نماز کی اہمیت کو آپ ﷺ نے اس طرح بیان فرمایا کہ کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے؟ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے جو ہر وقت اس بات کے لئے بے چین تھے کہ ہمیں کب کوئی موقع ملے اور ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کریں اس کو راضی کرنے کے طریقے سیکھیں اس کا قرب حاصل کریں اپنے گناہوں سے دوریاں پیدا کریں انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ضرور بتائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دل نہ چاہنے کے باوجود خوب اچھی طرح وضو کرنا اور مسجد میں دُور سے چل کر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ یہ گناہوں سے دُوریاں پیدا کرتا ہے۔ نیز فرمایا اتنا ہی نہیں یہ ایک قسم کا رباط ہے یعنی سرحد پر چھاؤنیاں قائم کرنے کے برابر جس طرح ملک اپنی حفاظت کے لئے سرحدوں پر چھاؤنیاں بناتے ہیں فوجیں رکھتے ہیں، یہ اسی طرح ہے۔ اسی طرح نماز باجماعت میں اکیلے نماز پڑھنے کی نسبت 27 گنا زیادہ ثواب ہے۔ بیشک ایک حقیقی مومن پر نماز فرض ہے، اور اس بات کا اسے خود خیال رکھنا چاہئے لیکن جماعت میں ایک نظام بھی قائم ہے، اس نظام کو بھی اس طرف توجہ دلاتے رہنا چاہئے۔ اس کی حقیقت واضح کرتا رہنا چاہئے۔ میں اکثر خطبات میں اس طرف توجہ دلاتا رہتا ہوں لیکن اسے پھر آگے پھیلانا مربیان اور نظام جماعت کا کام ہے۔ ہر فرد جماعت تک نماز کی اہمیت کا پیغام بار بار پہنچائیں۔ حقیقت میں تو ہم احمدی ہونے کا حق اس وقت ادا کر سکیں گے جب ہم اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہوئے ان سے رُوحانی حظّ اٹھانے والے ہوں گے اور جب یہ رُوحانی سرور اور حظّ حاصل ہونا شروع ہو جائے گا تو پھر نمازوں کی ادائیگی کی طرف خود بخود توجہ پیدا ہو جائے گی۔ پس جب اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ نماز برائیوں سے بچاتی ہے تو یقیناً یہ سچ ہے، اللہ تعالیٰ کا کلام جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ جن لوگوں میں نمازیں پڑھنے کے باوجود برائیاں قائم رہتی ہیں اُن کی نمازویں صرف ظاہری نمازیں ہوتی ہیں وہ اس کی روح کو نہیں سمجھتے۔ پس یہ بہت ہی قابل فکر بات ہے جس پر ہم میں سے ہر ایک کو اپنی حالت کا جائزہ لینا چاہئے۔ بعض جماعتوں میں اچھی حاضری ہوتی ہے نمازوں کی، لیکن پھر بھی کوئی نہ کوئی نماز کسی نہ کسی کی ضائع ہو رہی ہوتی ہے اور کئی ایسے ہیں جو بعض دفعہ ایک آدھ نماز نہیں بھی پڑھتے اور اس کی ایک وجہ جیسا کہ میں نے کہا یہ بھی ہے کہ نظام اس کی طرف توجہ نہیں دلاتا۔ اور نظام کی بھی دوسری ترجیحات ہیں۔ میرے خطبات اول تو ہر ایک سنتا ہی نہیں یہ کہنا کہ سو فیصد لوگ سنتے ہیں یہ بھی غلط ہے اور اگر سن بھی لیں پھر بھی مستقل یاد دہانی کروانا نظام جماعت کا کام ہے، اس لئے نظام قائم کیا گیا ہے کہ تربیت کی طرف توجہ ہو۔ دنیا کے عمومی حالات ایسے ہیں کہ جنگ اور تباہی کا خطرہ بڑی تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ بہت سے لوگ لکھتے ہیں کہ جنگ شروع ہو گی تو کیا ہو گا، ہم کیا کریں؟ تو ان کو یہی جواب ہے کہ اگر ان خطروں سے بچنا ہے تو پھر جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے خدائے ذوالعجائب سے پیار کرنا ہو گا اور اس پیار کا ایک ہی طریقہ ہے اپنی نمازوں اور اپنی عبادتوں کو اس کے حکم کے مطابق ڈھالتے ہوئے لذت و سرور پیدا کرنے کی ہم کوشش کریں۔ پس پہلے نماز کی عادت ضروری ہے، اپنے آپ کو نمازوں کا پابند کرنا ضروری ہے، چاہے نمازوں کا فائدہ نظر آتا ہو یا نہ، لیکن نمازیں بہر حال پڑھنی ہیں، کیونکہ یہ فرض ہیں۔ اور یہ سمجھ کر عادت ضروری ہے کہ میں نے

ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی طرف ہی رجوع کرنا ہے، اس کے پاس ہی جانا ہے ہر ضرورت کے لئے، اسی سے مانگنا ہے۔ یہ مستقل مزاجی اگر رہے گی تو پھر ایک وقت آئے گا کہ نمازوں کے حق بھی ادا ہونے شروع ہو جائیں گے، نمازوں میں لذت بھی آنی شروع ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نمازوں کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے ان میں باقاعدگی رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، اپنی نمازوں کو خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے ہماری نمازوں میں لذت اور سرور پیدا فرمائے، کبھی ہم اس میں سستی دکھانے والے نہ ہوں، اور اس بات کی حقیقت کو ہم سمجھنے والے ہوں کہ آج دنیا کی آفات اور مصیبتوں سے ہم اسی وقت نجات پاسکتے ہیں جب ہم اللہ تعالیٰ کی عبودیت کا حق ادا کرنے والے ہوں، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین

شعبہ تربیت جماعت احمدیہ جرمنی